۶۰ سال پہلے

افسوس کے قابل ان "محققین" کا حال ہے جو عقل کو سونچنے' اور فکر کو حرکت کرنے کی زحمت دیے بغیر اپنی مذہبی تحقیقات کا یہ عجیب نتیجہ ظاہر فرمایا کرتے ہیں کہ "تمام مذاہب برحق ہیں۔" یہ جملہ اکثر ان لوگوں کی زبان سے سنا جاتا ہے جن کا دعویٰ ہے کہ ہم کوئی بات زبان سے نہیں نکالتے اور نہ تسلیم کرتے ہیں جب تک کہ اس کو میزانِ عقل میں تول نہ لیں۔ لیکن میزانِ عقل کا حال یہ ہے کہ وہ ان کی اس تحقیقِ انیق کو پرِکاہ کے برابر بھی وزن دینے کے لیے آمادہ نہیں ہے۔ جن مذاہب کو معاً برحق ہونے کی سند عطا کی جاتی ہے' ان کے اصول میں سیاہ اور سپید کا کھلا ہوا تخالف موجود ہے۔ ایک کہتا ہے کہ خدا ایک ہے' دوسرا کہتا ہے دو ہیں' چوتھا کہتا ہے بہت سی قوتیں خدائی میں شریک ہیں' پانچویں کی تعلیم میں سرے سے خدا کا تصوّر ہی موجود نہیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ پانچوں سچے ہوں؟ ایک' انسان کو خدائی کے مقام میں لے جاتا ہے' دوسرا' خدا کو کھینچ کر انسانوں کے بیچ میں اتار لاتا ہے' تیسرا' انسان کو عبد اور خدا کو معبود قرار دیتا ہے' چوتھا' عبد اور معبود دونوں کے تخیل سے خالی ہے۔ کیا صداقت میں ان چاروں کے لیے اجتماع کی گنجائش نکل سکتی ہے؟ ایک نجات کو صرف عمل پر موقوف رکھتا ہے' دوسرا نجات کے لیے صرف ایمان کو کافی سمجھتا ہے' تیسرا ایمان اور عمل دونوں کو نجات کے لیے شرط قرار دیتا ہے۔ کیا یہ تینوں بیک وقت صحیح ہو سکتے ہیں؟ ایک نجات کی راہ دنیا اور اس کی زندگی سے باہر نکالتا ہے۔ دوسرے کے نزدیک نجات کا راستہ دنیا اور اس کی زندگی کے اندر سے گزرتا ہے۔ کیا یہ دونوں راستے یکساں درست ہو سکتے ہیں؟ ایسے متضاد امور کو صداقت کی سند عطا کرنے والی شے کا نام اگر عقل ہے تو پھر جمع بین الاَضداد کو محال قرار دینے والی شے کا نام کچھ اور ہونا چاہیے۔

(ترجمان القرآن' "اشارات"' سیدابوالاعلیٰ مودودیؒ' صفر ۱۳۵۳' اپریل ۱۹۳۴)